



سوال

(78) ایک بستی میں ایک مسجدت سے قائم ہے اور اسی بستی سے نصف الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بستی میں ایک مسجدت سے قائم ہے اور اسی بستی سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک دوسری بستی ہے اور درمیان دونوں بستیوں کے چھ مہینہ تک اس قدر پانی رہتا ہے کہ ایک سے دوسرے میں آمد و رفت متعذر رہتی ہے اور دوسری بستی کے اکثر لوگ جمعہ و جماعت پنج وقت سے محروم رہتے ہیں، لہذا وہاں کے لوگ اپنی بستی میں ایک گھر بنا کر نماز جمعہ اور پنج وقت ادا کرنے لگے اور اسی حال پر بارہ یا تیرہ برس گزرنے کے بعد ازاں صاحبان جو مسجد قدیم بعض دنیاوی عداوت کی وجہ سے بائیان مسجد جدید کو کھینکے کہ تم لوگوں کی مسجد حکم میں مسجد ضار کے ہے، اس میں نماز درست نہیں ہے اور جو لوگ اس میں نماز پڑھتے ہیں وہ مسلمان نہیں بلکہ منافق ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مسجد جدید شرعاً مسجد ہے یا نہیں اور ضار کتنا ان لوگوں کا صحیح ہے یا نہیں اور جو لوگ بائیان مسجد جدید کو منافق کہتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے۔ ینواتوجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ جس مسجد کی بنا غرض نفسانیت سے خالی ہو بلکہ اس کی بناء صرف کسی ایسے عذر کی وجہ سے ہو کہ جس کے سبب سے اکثر لوگ جمعہ اور جماعت پنج وقت سے محروم رہتے ہیں وہ حکم میں مسجد ضار کے نہیں ہے۔ نماز اس میں بلاشک جائز ہے، ہاں البتہ اگر مقصود ابتداء لوجہ اللہ نہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی، چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے: [1] مسجد بنی مباحۃ اور بقاء او سمعۃ او لغرض سوی ابتداء وجہ اللہ اور یمال غیر طیب فھو لاحق بمسجد الضرار۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو مسجد ان صفتوں کی نہ ہوگی وہ لاحق مسجد ضار نہ ہوگی اور بناء اس کی ابتداء وجہ اللہ اور تاسیس علی التقوی ہوگی اور اس مسجد میں اقتتال امر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، چنانچہ البوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ عن عائشہ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یناء المسجد فیالہ وروان ینظف ویطیب۔ گفت عائشہ کہ امر کرو ینعمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینا کروں مسجد در سر اہا و قبیلہا و محلہا (اگر بقصد ضرار نہ باشد) و امر کروا عن کہ پاکیرہ وادشہ شود و خوشبو گروا نیدہ شو کہذنی اشقۃ للمعات اور بائیان مسجد جدید اجر عظیم کے مستحق ہوں گے، چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے۔ عن [2] عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بنی اللہ مسجد بنی اللہ یتانی البیۃ یعنی حضرت عثمان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی بنائے ایک مسجد واسطے اللہ، بنانا ہے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ ایک گھر جنت میں۔

اور جو لوگ بائیان مسجد جدید کو منافق کہتے ہیں وہ لوگ خود منافق ہیں، چنانچہ بخاری میں ہے: عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا اذنت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول خود اسی کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہ خلیل الرحمن غفرلہ النان، 11 محرم الحرام 1316 ہجری۔ (سید محمد نذیر حسین)



[1] ہر وہ مسجد جو فخر، ریا، یا سنانے یا کسی اور غرض سے، سوائے خدا کی رضا کے طلب کرنے کے بنائی جائے یا مال ناپاک سے بنائی جائے، وہ مسجد، مسجد ضرار سے ملحق ہے۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں بنائیں جائیں، ان کو پاک صاف رکھا جائے، ان کو خوشبو لگائی جائے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01